فتویٰ نمبر:[۳۸۰] بسم الله الرحمن الرحيم تاریخ:[۱۳/۰۵/۲۰۲۳]

سوال

ایک شخص انسٹال منٹ (قسطوں) کا کاروبار کرتا ہے۔اس نے کسی آدمی کو قسطوں پہ فریزر دینا ہے، لیکن جسکو دینا ہے وہ کراچی ہے، اب یہاں لاہور سے فریزر بھیجنا مشکل ہے تو وہ اس کے پیسے ارسال کر دیتا ہے۔ مثلاً ۵۰۰۰۰ روپے اپنے گاہک کو بھیج دیتا ہے، اور وہ کراچی سے پچاس ہزار کا فریزر خرید لیتا ہے۔ اور ہر ماہ واپس پانچ ہزار قسط بھیجتا ہے، لیکن قسطوں کے حساب سے واپس پچاس کی بجائے ساٹھ ہزار کرنا ہو گا۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

قسطوں پر چیز لینا دینا یہ ایک الگ مسئلہ ہے، جو کہ ہمارے نزدیک جائز ہے۔ لیکن صورت مسئولہ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ واضح سود ہے، کیونکہ وہ پچاس ہزار روپیہ دے کر واپس ساٹھ ہزار روپیہ وصول کرتا ہے۔ لیکن پیسہ دے کر اس کے بدلے میں زیادہ پیسے لینا یہ سود ہے اور اس کے ناجائز اور حرام ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ بینک والے بھی ایسا ہی کرتے ہیں اس سے بچنا ضروری ہے، سودی کاروبار کرنے والے کے خلاف سخت ترین وعیدیں آئی ہیں۔ ارشادِ باری تعالی ہے:

"جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ یوں کھڑے ہوں گے جیسے شیطان نے کسی شخص کو چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔ اس کی وجہ ان کا یہ قول ہے کہ تجارت بھی تو آخر سود کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام، اب جس شخص کو اس کے ربّ کی طرف سے یہ نصیحت پہنچ گئی اور وہ سود سے رک جائے تو پہلے جو سود کھا چکا اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے مگر جو پھر بھی سود کھائے تو یہی لوگ دوزخی ہیں، جس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقات کی پرورش کرتا ہے"۔[البقرة:۲۷۵-۲۷۶]

مزید فرمایا:

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے، اسے چھوڑ دو اگر تم مؤمن ہو۔ اور اگر تم نے سود نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ ہاں اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ ظلم کرو، نہ تم پر ظلم کیا جائے۔" [البقرۃ:۲۷۸-۲۷۹]

سیدنا ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبٰوا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ".[صحیح بخاری:۲۷۶۶]

"سات مہلک گناہوں سے بچو۔ صحابہ نے پوچھا: اللہ کے نبی ﷺ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ دکھا کر بھاگنا، پاک دامن اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا"۔

اسی طرح حضور ﷺ نے فرمایا:

"دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً".[مسند احمد:۲۰۹۵۱]

"ربا کا ایک درہم جو انسان علم ہونے کے باوجود کھاتا ہے، چھتیس بار بدکاری کرنے سے زیادہ سخت ہے۔"

مندرجہ بالا دلائل کے پیش نظر صورت مسئولہ میں ذکر کردہ کاروبار ناجائز اور حرام ہے۔ واللہ اعلم

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبد الرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ مفتی عبد الولی حقانی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ محمد ادریس اثری حفظہ اللہ